44835 ـ ریاض شہر کا باسی جدہ میں زیر تعلیم ہے اگر امتحانات کے بعد عمرہ کرنا چاہے تو احرام کہاں سے باندھے ؟

سوال

میں ریاض شہر میں ملازم ہوں اوراس وقت جدہ میں انتسابی طور پر زیر تعلیم ہوں، ریاض سے ہی میری عمرہ کرنے کی نیت تھی لیکن امتحانات سے فارغ ہو کر، تو کیا مجھے جدہ سے سیل کبیر جا کر احرام باندھنا ہو گا یا کہ میں جدہ سے ہی احرام باندھ سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوئے میقات سے گزرنے والے شخص کے لیے میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (33798) اور (36646) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

آپ کے لیے جدہ میں اپنی اقامت ختم ہونے تك احرام باندھنے میں تاخیر کرنی جائز ہے، اور امتحانات کے بعد آپ میقات پر جا کر احرام باندھ لیں لیکن آپ کے لیے جدہ سے احرام باندھنا جائز نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك طالب علم جدہ میں زیر تعلیم ہے، اور اس کی رہائش قنفذہ شہر جو کہ جدہ سے تین سو پچاس کلو میٹر دور ہے، اور جمعرات اور جمعہ چھٹی میں وہ اپنے شہر قنفذہ چلا جاتا ہے، اگر وہ عمرہ کرنا چاہے تو احرام کہاں سے باندھے گا ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر وہ عمرہ کی نیت جدہ میں رہتے ہوئے کرے تو جدہ سے ہی احرام باندھےگا، لیکن اگر آپ نے قنفذہ سے ہی عمرہ کی نیت کی تو پھر آپ اہل یمن کے میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں گے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 136).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

ایک شخص اپنے علاقے سے جدہ گیا اور پھر عمرہ کا ارادہ کرے تو کیا وہ جدہ سے احرام باندھ سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ معاملہ دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

انسان عمرہ کی نیت کے بغیر ہی جدہ گیا، لیکن بعد میں اس کے ذہن میں عمرہ کرنے کا خیال پیدا ہوا تو وہ جدہ سے ہی احرام باندھ سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جس میں مواقیت کا ذکر ہے میں فرمان ہے:

" اور جو اس کے اندر ہو تو وہ وہیں سے احرام باندھے جہاں سے اس نے نیت کی، حتی کہ اہل مکہ مکہ سے ہی باندھیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1524) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181)

دوسری حالت:

یہ کہ انسان اپنے علاقے سے جدہ گیا تو اس کی نیت میں عمرہ کرنے کا عزم تھا، تو اس حالت میں اسے اس میقات سے احرام باندھنا ہوگا جس سے وہ گزر رہا ہے، اور اس شخص کے لیے جدہ سے احرام باندھنا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ میقات کے اندر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

" یہ میقات ان کے رہنے والوں کے لیے ہیں، اور ان کے لیے بھی جو حج اور عمرہ کی نیت سے ان میقات سے گزریں "

اور اگر وہ جدہ سے احرام باندھ کر مکہ جائے تو اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ بطور فدیہ دم لازم آتا ہے جو مکہ میں ذبح کر کے مکہ کے فقراء پر تقسیم کیا جائےگا، اوراس کا عمرہ صحیح ہے.

اور اگر اس نے جدہ پہنچنے سے قبل عمرہ کی نیت کی رکھی تھی اور جدہ پہنچ کر اس نے احرام نہیں باندھا تو وہ میقات پر واپس جائے اور وہاں سے احرام باندھ لے تو اس پر کچھ نہیں "

واللہ اعلم، انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 291).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

ریاض کے کچھ افراد نے حج کا عزم کیا جنہیں جدہ ائرپورٹ پر ڈیوٹی دی گئی ان میں سے بعض نے حج افراد اور بعض نے تمتع اور کچھ نے حج قران کی نیت کی، لیکن ان سب نے میقات بغیر احرام باندھے ہی کراس کر لیا کیونکہ ان کی ملازمت شروع ہونے اور موسم حج میں ایك لمبا وقت تقریبا ایك ماہ باقی تھا تو کیا ان سب پر یا بعض پر ان کی نیت کے حساب سے دم لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" حج تمتع کا ارادہ رکھنے والے شخص کا میقات سےاحرم نہ باندھنا غلطی ہے، کیونکہ یہ حکمت کے خلاف ہے؛ کیونکہ اس کے لیے بہتر یہی تھا کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے جدہ چلا جاتا.

اور جو شخص حج قران اور حج افراد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے صحیح ہے کہ اس کے لیے کچھ مشکل ہوگی کہ وہ پورا ایك ماہ حالت احرام میں رہے، اور جب حج کا وقت آئے تو جس میقات سے وہ آئے تھے وہاں سے جا کر احرام باندھیں.

اگر فرض کریں کہ ایسا کرنا ممکن نہیں اور وہ میقات پر نہیں جا سکتے تو پھر وہ جدہ سے ہی احرام باندھ لیں، لیکن اہل علم کے ہاں انہیں دم دینے کے لیے ایك بکرا ذبح کرنا ہوگا، ذبح کر کے وہ مکہ کے فقراء میں تقسیم کردیں، اور حج تمتع بھی ایسے ہی ہے کہ اگر انہوں نے ابھی تك احرام نہیں باندھا، چنانچہ اگر وہ عمرہ کرنا چاہیں تو وہ سیل (جو ریاض والوں کا میقات ہے) جا کر احرام باندھ لیں اور عمرہ کر کے احرام کھول کر حلال ہو جائیں "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 291).

واللہ اعلم .